# منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بنجاتم | باخاتم دہرآمدہ منشور محمدؐ | توریت بلاتوریہ انجیل بہ انجیل | گویان صفت وسیرت پیرور محمد

نمبر ۲۸ | مطبوعۂ ۵ - ڈسمبر ۱۸۷۳ عیسوی روز جمعہ | جلد ۲

لا الہ الا اللہ | مشنوی | محمدؐ رسول اللہ


اللہ رے اوسکی کبریائی | ہی مور کو دعوی خدائی | کہتے ہین جناب عیسی سنئے | مضمون عمدہ جواب اچھے

اک پرچہ ہی امریکن مشن کا | پتا شداد کے حسن کا | اور لکھتے رہینگے تا بہ محشر | انشاء اللہ اے برادر

اہل اسلام کے جگر پر | ہر لفظ ہے اوسکا نوک خنجر | وہ شمس ہے یہ ہی ابر رحمت | جادو وہ ہی یہہ ہی کرامت

تو ہین جناب سرور دین | چھپواتے ہین اسمین بانی کین | مردود وہ یہ خلیل نردان | وہ ناریہ نور باغ رضوان

مستر مسہور کا ہے کاغذ | مرد مغرور کا ہے کاغذ | شاہنشہ انبیا کا فرمان | تاج سر اصفیا کا فرمان

بدلے ہوے دین احمدی کے | دو ایک ہین پشتیبان اسکے | آئینۂ حق سے منہ نہ پھیرو | میزان خرد مین اسکو تولو

ہین انمین سے اک بڑے محرر | کلک اونکا ہی نوک تیغ نادر | کھلجائیگا حال حق و باطل | صورت کے ہی آئینہ مقابل

بندیکو خدا بنانے والے | برگشتہ رجب علی بچارے | عیسی کی منادی بدزبانی | بتلاؤ کہان ہی میری جانی

حق پوچھو تو شمس بے ادب ہے | اہل اسلام تاب مین تھے | تو ہین نہین ہی دینکی دعوت | ذات اشرف کی ہی شرافت

سرکار فرنگ کی بدولت | آزادی دین کی ہی بشارت | بیوجہ جو ہمکو چھیڑتے ہو | ہی زہر یہ چھیڑ چھاڑ سمجھو

آیا یہ خیال دلمین غم کے | منشور محمدی نکالے | کس پرچے مین دین عیسوی کی | تو ہین بتاؤ کس نے لکھی

تائید سے دینی بھائیون کی | چمکائی ہی تیغ طبع اپنی | اوروں سے نہین ہی کام ہمکو | دو ایک سے ہی کلام ہمکو

لکھے وے جواب منصفانہ | واصف جنکا ہی اک زمانہ | معذور رکھو مسیحی بھائی | کلمہ پڑھو ہو چکے لڑائی

رہ ہو) اختلاف مریم مین ہے وہ یہ کہ آیا آدم سے پہلے کوئی عہد کیا تھا یا نہین کیا تھا پہلے پہل عہد کیا تھا یا نہین کیا تھا پہلے پہل عہد کیا تھا یا نہین کیا تھا پہلے پہل

کا بھی یہی مطلب ہے کہ بیشک لے ہمارے طرف سے بیلائی
ہو چکی ہے وہ لوگ عذاب دوزخ سے دور رہینگے لہذا
اعتراض واہیات ہے۔

(۲۶) اختلاف مومنین مین ہے فلانا سو منہم وہ
بیسارلون قیامت کے دن نہ انمین سب نسب رہیگا اور
نہ آپسمین ایکدوسرے سے بولینگے۔ پھر سورہ طور مین
لکھا ہے۔ واقبل بعضہم الی بعض یتسالون ایکدوسرے
سے بولینگے اور آپس مین سوال کرینگے۔ پس انمین سے
ایک آیت غلط اور جھوٹی ہوی **جواب** کوئی بھی اختلاف
نہین دیکھو حسینی وغیرہ معتبرہ تفاسیر مین لکھا ہے کہ پہلی
آیت حالات قبل از حساب قیامت کی بابت ہے کیونکہ
قبل از حساب کے ہر ایک شخص بخوف اسبات کے کہ شاید کوئی شخص
مجھسے نیکی طلب کرے ایک دوسرے بھاگیگا جیساکہ
قرآن شریف مین دوسری جگہہ آیا ہے یوم یفر المرء من اخیہ
اوسدن بھاگیگا آدمی بھائی اپنے سے۔ لیکن جب حساب
کتاب ہو چکیگا تب سب لوگ آپسمین بات چیت کرینگے
جیساکہ آیہ دوم مین ہی اسلیے یہہ اعتراض بالکل بیجا ہے۔
دیکھو اختلاف تو یہہ ہے کہ انجیل متی کے باب ۲۸ کی آیت
۲ و ۲ مین دیکھنا قبر کی زیارت کرنیوالیون کا ایک فرشتہ
کو لکھا ہے اور انجیل لوکا کے باب ۲۴ کی آیت ۴ مین وہ
مین دو فرشتون کا دیکھنا ثابت کیا ہے۔

(۲۷) اختلاف نمل مین ہے۔ سآتیکم مین تمہارے پاس
آوینگا یہہ قطعی وعدہ ہے مگر سورہ طہ مین لکھا ہے

آئیگا شاید مین تمہارے پاس آوین یہہ ترجی ہے
پس ضرور ایک آیت انمین سے غلط اور جھوٹی ہوی۔
**جواب** کوئی بھی جھوٹی نہین کیونکہ دونو آیت کا
مطلب ایک ہی ہے صرف الفاظ کا فرق ہے سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ جب امیدوار کی امید قوی ہوتی ہے تو
اکثر یون کہا کرتا ہے سا فعل کذا او سیکون کذا یعنے
البتہ کرونگا مین ایسا او البتہ ہوگا ایسا سو ایسا ہی
حال اندونون آیات مین ہے کہ چونکہ حضرت موسیٰ کو
قوی امید تھی کہ مین یقینا البتہ معلوم کرا ونگا یا اگ لے
آونگا اسلیے خدا تعالیٰ نے ایک آیت مین اوسکے وعدہ
کو بطور ترجی بیان فرمایا ہے اور ایک مین بطور تیقن
لہذا یہہ نادانی کا اعتراض ہے۔

(۲۸) اختلاف قصص مین ہے وانمم الیک جناح
من الرہب اور ملا اپنی طرف اپنا بازو ڈر سے۔ پھر
طہ مین ہے۔ واضمم الیک الی جناحک اور ملا اپنا ہاتھ
اپنے بازو کیطرف یہہ صریح مخالفت ہے **جواب**
یہہ بھی صرف کجفہمی کا اعتراض ہے کیونکہ انکا جدا جدا
مطلب ہی۔ پہلی آیت کے حکم مینے اپنی طرف ملا لے
بازو سے صرف دور کرنا اس ڈر کا مراد ہے جو حضرت
موسیٰ کو سانپ بن جانے لاٹھی سے لاحق ہوا تھا اور
دوسری سے نکال ہاتھ کا سفید مطلوب ہے جو دوسرا
معجزہ حضرت موسیٰ کا تھا جیساکہ ماقبل زیادہ
آیات سے اظہر من الشمس ہے

(۲۹) اختلاف لقمان مین ہے - فی یوم کان مقدارہ
الف سنۃ مما تعدون یعنے وہ دن تمہاری دنیا وی
حساب سے ایکہزار برس کا ہوگا - پھر معارج مین ہے - فی
یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ وہ ایسا دن ہے
کہ اوسکی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے - دیکھو اندونون
ایات مین ۴۹ ہزار برس کا اختلاف ہی **جواب**
پہلی آیت سورۃ لقمان مین نہین ہے بلکہ سورہ سجدہ مین
ہے - اور ان دونون آیات مین ایک ذرا بھی اختلاف
نہین کیونکہ انکا جدا مطلب ہے آپنے محض نحوفی
خدا تعالی سے آدہی آدہی آیت بیان کرکے پادریون
مین اپنی عزت بڑہانیکے لئے اولٹا ترجمہ کردیا ہے لہذا
اِن آیات کو پورا پورا بیان کرکے اپکا دہوکہ اور چالاکی
ظاہر کرتا ہون سو پہلی آیت یون ہے یدبر الامر من
السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف
سنۃ مما تعدون تدبیر کرتا ہے کام دنیا کے ساتھہ
بھیجنے فرشتہ کے آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑہ
جاتا ہے وہ فرشتہ طرف آسمان کی پیچ ایکدن کے
کہ ہے مقدار اوسکی ہزار برس اون برسون سے کہ گنتے
ہوتم - مطلب یہہ ہے کہ خدا تعالی کا فرشتہ جو موکل
اوس کام پر ہے صرف ایکدن مین آسمان سے زمین
پر اوترتا اور چڑہتا ہے کہ اگر بنی آدم وہان جانا چاہے
تو اوسکے چڑہنے اور اترنے کے لئے ہزار برس دنیا وی

چاہین - اور دوسری آیت اسطرح پر ہے - تعرج الملائکۃ
والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ - یعنے
مین فرشتے اور جبرئیل طرف حکم خدا کے یعنے عرش کی طرف
کے کہ یہ مقدار اوسکی پچاس ہزار برس یعنے فرشتے اور
جبرئیل اپنے مقام سے ایکدن مین عرش تک جاکر پھر واپس
آجاتے ہین اگر بنی آدم اتنی دور سیر کرنا چاہے تو اوسکے
جانے اور آنیکے لئے ۵۰ ہزار برس چاہیئے چونکہ ان
آیات کا علیحدہ علیحدہ مضمون ہے پس اونکو ایسے ڈہنگ
سے بیان کرنا کہ جس سے جاہل دہوکہ مین آجاوے علمار
بید ینی کی بات ہے - باقی آیندہ

## التماس

مشتریان مشتری صفات کے خدمات علیا مین بصد عجز
گذارش ہی کہ زر قیمت پیشگی سنہ حال یعنے ۹۳ء من ابتدائی
سپٹمبر لغایت اگست ۹۴ء بطریق ملطف ترسیل فرمائین
امید قوی ہی کہ اس عاجز کی التماس سے مطلع ہوتے ہی مبلغ
ارسال فرما ممنون بنائینگے - اور بعضے مشتریون نے بقایای سال
گذشتہ الی الآن نہین بھیجا اون حضرات کی خدمت والا مین
بھی گذارش ہی کہ بقایای سال گذشتہ مع زر قیمت پیشگی سنہ حال
یعنے ۹۳ء روانہ فرمائین نوبت تقاضا ہونے نہ پاوے یہ
باتمکین پر باحسن الوجوہ روشن ہی کہ تا صرف مبلغ کثیر اغلبت
اخبارات کسی صورت ممکن نہین زیادہ لکھنے کی حاجت نہین ہے
زر قیمت ارسال فرماوین تو بندہ کے نام ارسال فرمائین امید ہے

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غنم کے چھپا

## بشارت متعلق موسی استہار

ناظرین منشور محمدی کو بشارت اور معاونین دین اسلام کو اشارت ہو کہ اسی آوان فرحت التیام مین ایک رسالہ نافعہ اور مجالہ رایعہ جسکا نام بشارت متعلق موسی ہے از تصانیف فاضل جلیل عالم نبیل عدیل حبر نبیل یگانہ دوران فہامہ زمان عالم علوم عقلی ونقلی مقبول بارگہ لم یزلی جناب مولوی چراغ علی صاحب لکھنوی حسب الفرمایش واہتمام زمرہ احباب مطبع محمدی بنگلور مین چھپکر تیار ہوگیا ہے - مولوی صاحب ممدوح نے اس رسالہ مبارکہ مین توریت مقدس سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو نہایت واضح طور سے ثابت کیا ہی اور یونانی وعبرانی عبارتین سارے رسالہ مین بجنسہ نقل کی ہین تاکہ خصم کو اسکی تکذیب کی طاقت نہووے اور بعض جگہہ مسیحی مذہب کے بڑے بڑے فاضلون کے قول بھی لائے ہین - غرض یہہ رسالہ نافعہ بہمہ وجوہ نہایت خوبش خط طبع ہوکر موجود ہے اور خریداران کی سہولت کے لئے صرف ۲ر قیمت مع محصول ڈاک مقرر ہوی ہے پس جن مشتاقین کو اسکی خریداری منظور ہو اپنا نام مع مقام وعہدہ صاف لکھکر محمد عبد المجید صاحب سکرٹری کتبخانہ زمرہ احباب کی خدمت مین درخواست خریداری روانہ فرماوین - رسالہ مذکور بہت جلد انکی خدمت مین روانہ کیا جائیگا - ونیز جو صاحب اندرون شہر سے اس رسالہ کے خواستگار ہون تو ان کے لئے ۱ر قیمت مقرر ہے وہ بھی سکرٹری صاحب موصوف سے درخواست کرین تو رسالہ مذکور انکی خدمت مین روانہ کیا جائیگا - واضح ہو کہ ممبران زمرہ احباب کی رائی سے انجمنون اور سوسائیٹون کو اس رسالہ کا مفت دینا منظور ہوا ہی پس انجمنون کے سکرٹری صاحبان صرف اپنی درخواست روانہ فرماوین تو بشرطیکہ محصول ڈاک کی وہی ذمہ دار ہون یہہ رسالہ انکی خدمت مین بھی ہدیۃ بھیجا جاویگا فقط -

## پادری کا قتل ہونا

فرنچ قوم کے ایک پادری مسٹر ہیو کو شہر چیچوان مین وہان کے چینیون نے مار ڈالا ہے طریقہ صلح وامنیت مین شرارت تازہ کارخنہ نکالا ہے - کشف الاخبار

## وفات بادشاہ مغرب

اخبار طنجہ کے حوالہ سے صاحب جوایب بہت تاسف سے رقم کرتے ہین اظہار سانحہ غم کرتے ہین کہ جناب سیدی ومولائی سلطان محمد بادشاہ ملک مغرب اس سرای فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرما ہوے سنہ ۱۸۵۹ مین تخت نشین ہوے تھے اب سنہ ۱۸۷۳ مین ۱۴ برس فرمانروائی کرکے تخت خالی کرگئے چونکہ بادشاہ ممدوح مرحوم نے حالت زندگانی مین اپنے فرزند کو ولیعہد کیا تہا بعد وفات کرنے باپ کے وہی سلطنت مغربی کی اورنگ نشین صاحب تاج ونگین ہوے

مگر سنا گیا کہ بادشاہ مرحوم کے بھائی نے ارادہ
تخت نشینی کا کیا ہے اور چند خلل اندازان خود غرض
نے فتور کرنے مین اوسکا ساتھہ دیا ہے مگر حق
شناسان ارکانِ دولت اور لشکر نظام ولیعہد کے
طرفدار ہین ہر صورت سے مددگار ہین اس سبب سے
باہم خوف جنگ ہی طمع دولت مین عجب رنگ ہے۔

## پادری صاحب کو مشکل

پادری میتہو ڈسٹ نامی جو آجکل بمبئی مین وعظ کہتے
ہین انکو لوگ بہت تنگ کرتے ہین یعنے جس میدان
مین وہ وعظ کہتے ہین اوسمقام پر ہندو اور مسلمانو
نے بھی کہنا اور وعظ کہنا شروع کیا ہے اسوجہہ سے
اونہون نے پولیس سے مدد چاہی۔ لیکن ایسا نہین
ہو سکتا سرکار کو لازم ہے کہ سب کو ایک نظر سے
دیکھی جو لوگ کہ پادریون کے مخالف ہین اگر وہ چاہین
کہ پادری لوگ وہان وعظ نکہین تو سرکار کے
نزدیک اونکا کہنا بھی بجا ہوگا پادری لوگ یہہ
سمجھتے ہین کہ جو وعظ ہم کہتے ہین وہی صحیح ہے اور
مسلمان اور ہندو سمجھتے ہین کہ جو وعظ ہم کہتے ہین
وہ صحیح ہے اگر پادری لوگ چاہتے ہین کہ وعظ
سے ہندون کو عیسائی کرکے بہشت مین پہونچائین
تو ویسی ہی ہندو مسلمان چاہتے ہین کہ اون کے
ہم مذہب برگشتہ ہونون۔ سرکاری پولیس دونون
فریق کو فہمایش کر سکتی ہے اگر پادریون کو یہ وقت

پسند نہین ہے تو کسی مکان خاص مین وعظ کہین
اگر ایسا کرینگے تو اونکو موجب رنج اور باعث
شکایت کا نہوگا۔ وبدبہ سکندری۔

## قصیدہ نعت پیغمبر خدا صلعم

من نتایج طبع علام اسلم ثانی بیدل مولانا کمال صاحب
بتوسل میرزا موحد سلمہ اللہ الصمد ہمارے پاس پہونچا
لہذا بجنسہ درج اخبار کیا جاتا ہے۔

میرے سر پر ہے سایہ چتر داغِ سینہ پرور کا
نہین کچھہ غم عتوذِ آفتاب روز محشر کا
نہین وہ داغ داغ سوزشِ ہجرانِ مہ رویان
نہین وہ اخگر سوزان خیالِ خال دلبر کا
نہین وہ ماہ چرخِ دائرہ گونِ گردشِ طالع
نہین وہ اختر منحوس برج شامت اعمر کا
نہین وہ پارۂ ابرِ سیاہِ آہ بدبختی
نہین وہ تابۂ آہن کبابِ سینہ مجمر کا
وہ ہی کیا ایک سویدای دلِ اہلِ خداوانی
وہ ہی کیا مجمر اسود کعبۂ قلبِ منور کا
وہ ہی ایک مُہر مکتوبِ کلام پاک ربانی
وہ ہی ایک دائرہ آیاتِ قرآنِ مطہر کا
وہ ہی ایک قرص خورشید سفروغ جلوۂ ایزد
وہ ہی ایک جام نور پاک کے صہبائی احمد کا
کہون کیا اوسکو مین گرداب دہ پای انل جنبش
کہون کیا اک حباب اوسکو مین رے آب کوثر کا

کہون کیا معرفت ہای وحدہ لاشریک کا ہی عالم
کہون کیا نشہ باغ فیض حق کے گلبن تر کا
کہون کیا چشم کا ہای ہویت کی اوسے چشمہ
کہون کیا گوہر اوسکہ تصور ہی نور الانور کا
چھپاؤن کب تلک چہتا نہین ہیم محمد ہے
جو ہی گوی گریبان کرتہ سلطان خاور کا
یہہ کیسا نام شیرین ہی زبان پر جبدم آتا ہی
دہن رہتا ہی برسون غوطہ زن دریاے شکر کا
خدا ہی چہتا تھا دست قدرت کو محبت سے
کیا اس نام کو جب اوسنے زینت بخش دفتر کا
زبان کو کیون نچاٹے دل کہ ہی اس نام سے پاتا
مزہ دو ہیم مین دو کو زہ قند مکرر کا
زبان عاشق ہے کہنے کی فدا ہین کان سننے کے
نظر ہے دیکہنے کو چاہتے لکہا ہوا زر کا
کیا صنعت پہ اپنے محو ہو گر داب حیرت مین
کہا جب خامہ قدرت نے ہیم اس نام کے سر کا
قلم نے عقدے بہیدون کی میسر مستی مین آکہولے
ہوا جب لعل چشم حلقہ ہیم مذور کا
پسند اس نام کی صورت ہوی ایسی کہ پہر اوسکو
بیولی کی طرح سانچہ کیا انسان کی پیکر کا
فرشتے دیکہکر اس نام کا رتبہ ہوے حیران
کہ یہہ ہمارا سطوح کا نام کیسے پاک گوہر کا
گلے لگکر سرے کو اپنے شوق درونی سے



نہ بتلایا کسی نے لیک حال اوس پاک سرور کا
پہر آخر عرض کی درگاہ حق مین ملکر یہہ سب نے
کہ یارب تو ہے واقف حالت دلہای مضطر کا
اگرچہ یہہ گستاخی دلے ایک عرض کرتے ہین
کہ دل حیرت سے اسکی ہو رہا ہے تہرہ شبدر کا
قلم نے جسکو عنوان کتاب خلق فرمایا
بتا یہہ نام نامی ہے تیرے کس خاص مظہر کا
ندا آئی کہ کیا تم جانتے اسکو نہین ابتک
یہی ہے اسم سامی میرے محبوب اور پیمبر کا
یہہ اوسکا نام ہے جسکے لئے سب کچہہ ہوا پیدا
یہی ہے اسم مظہر ابتدا سے میرے مضمر کا
یہہ وہ ہی جسکے حق مین مینے تہا لولاک فرمایا
یہی سرسبز فرماہے عدم کے شورہ بنجر کا

## مطلع ثانی

لکہا ہے ذکر مینے کسکے نام روح پرور کا
کہ موج آب حیوان ہوگیا ہر خط مسطر کا
عصای موسوی کی اسجگہہ پر کیا حقیقت ہی
کہ دیتا ہے تیرے منجر کا سامہ کام اژدر کا
منگا لیتا ہی بہر سرمہ حوران اور رضوان
غبار راہ شہنے نہین پاتا تیرے فرخندہ لشکر کا
زمین کی آسمان کو کیون نہووے ناز برداری
نہین کم عرش سے ہر ایک پایہ تیری منبر کا
عدالت کا تیری سایہ خس و خاشاک پر سنکے

بدن لرزہ مین آیا تیغ موج بادصرصر کا
بھی کو بانہین ملتی کہین پر عہد مین تیرے
نکالا ہے بتون نے خم ہر ایک زلف مسنر کا
تیرا وہ احتساب حرمت مئی ہی غربت مین
کہ سنکر ہو گیا کافور نشہ چشم عبہر کا
اگر حلقہ مین بیٹھے مئی پرستون کے کوئی جاکر
وہین طوق ملامت حقین اوسکے خط ہو ساغر کا
کیا ہی حکم ترک غصہ ایسا عام عالم مین
کہ خاکستر دبا دیتی ہے ڈر تے جوش اخگر کا
شفا بخشی سے تیرے بسکہ صحت کا ہوا چرچا
گلہ کرتا نہین ہرگز کوئی بیمار بستر کا
شریعت کا تیرے یہہ ڈر ہے گر محفل مین آجاوے
تو میکش مستعد پینے کو ہووین خون ساغر کا
وہین سکتہ دبا لیتا ہی اور سینہ ہی پھٹ جاتا
عدو کو دیکھکر کے نقش سم تیری تکاور کا
کہین گر اتفاق غزہ ہو گردون گردان سے
بجائے نیزہ دیوے کام تجھکو خط محور کا
تیرے دشمن کے حق مین نیک بختی ہووے بدبختی
چلادے خنجر اوپر خود ہما بھی اپنی شہپر کا
پڑا ہی ظالمون کے دلین ایسا خوف لصفت سے
ہوا ہی باز خونین بھی خوشا مد گو کبوتر کا
اوتارا عرش نے تعویذ کر می اپنی بازو سے
دیا ہے حکم مردون کو جو تو نے ترک زیور کا
اشارہ سے تیری ابرو کے جو ہو کا مرانی شاہا
نہین رہتا خیال اوسکو ہاکے دین خیبر کا
جو پہیلا رعب تیرا جلد خونخواران عالم مین
بدن مین مارے ڈر کے ہو گیا خون خشک نشتر کا
بنایا تیرا پایا انمار حق نے چرخ اطلس کو
بنایا جبکہ لایق اوسکے مخمل چرخ اخضر کا
دیا تیری شریعت نے بہم یہہ ربط عالم کو
بغل گیری سے لوگون پر ہوا عالم دوپیکر کا
ازل سے آجتک اور آج سے پھر تا ابد شاہا
ہوا ہی اور ہووے گا کوئی تیرے برابر کا
تیرے ادنی غلامون کے بھی خادم ای شہ عالم
نہین لاتے نظر مین رتبہ دارا و سکندر کا
حقیر و ناتوان ہو دست و پای عنکبوت آسا
سر انگشت ید قدرت سے تیری پنجہ خیبر کا
شہادر پر تیرے اگر مکمل ہی ہوا سایل
نہین پایا کہین پر اوسنے مرہم تجھ سے داور کا
نہین وہ چاہتا کچھ سیم و زر یا دولت دنیا
نہین کچھ دلمین اپنے شوق رکھتا تخت و افسر کا
نہین رکھتا تمنا دل مین سیر جنت کی
نہین کچھ چاہتا وہ حکم تجھ سے ہفت کشور کا
پھرا دشت طلب مین ایک مدت پر نہ کچھ پایا
خدایا تیرے رستہ کے لئے خواہان ہی ہر کا
ترے در پر گرا آخر کو آلاچار و درماندہ

منشی

گر ہون خاک ہو جاتا ہی درگاہ تو نگر کا
گلون بو ملکے مین بھی پھر جاکر کسی ساحل
ملیگا زور بازو مجکو جب تجھ سے شناور کا
نلا وین تاب سنکر آپ میرے قصۂ غم کے
شناؤن ماجرا گر آپ کو مین دیدۂ تر کا
رہا ہی عمر بھر مانند اخگر دل جو سوزش مین
تو ہے سینہ میرا آتشکدہ مدت سے آذر کا
پیرے کانون تلک یا نا کونی کی صدا پہنچا
خلیل آسا دکھا دے کرکے گل ہر ایک اخگر کا
تمنا ہی کہ آخر مرکے جسم ناتوان میرا
جو ہووے خاک بھی تو خاک ہو شاہا ترے در کا
خدا کے واسطے محروم مت رکھیو شفاعت سے
محبت کا ترے دم پھرتی ہی نکلی دم آخر کا

## بقیۂ جواب ہزلیات پادری عماد الدین

(۱۶)- اختلاف سورۂ نجم مین ہی) ولا تزر وازرۃ وزر اخری- کوئی کیسکا بوجھ نہ اٹھاویگا سب اپنا اپنا بوجھ اوٹھاوینگے- پھر کہا ویحملن اثقالہم و اثقالا مع اثقالہم- ضرور اٹھاوینگے اپنے بوجھ اور بوجھ اپنے بوجھون کے ساتھہ- پھر سورۂ نحل مین ہے لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونہم بغیر علم یعنے اوٹھاوینگے اپنے پورے بوجھ قیامت کے دن اور اون کے بوجھ جنکو بہکاتے تھے بے تحقیق پس دیکھو پہلی آیت مین کہا کہ اپنی کرنی اپنی بھرنی یہان کہتا ہے کہ دوسرون کے گناہ بھی اوٹھانے پڑینگے-

**جواب** کچھہ بھی اختلاف نہین فقط سمجھہ کا فرق ہے اگر تفسیرون مین ان آیات کو دیکھہ لیتے تو کبھی آپ دھوکہ مین نہ پڑتے- پہلی آیت کے شان نزول مین معالم اور مدارک وغیرہ مین لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ بسا اوقات آنحضرت کے ہمراہ چلا کرتا تھا اور آپکی کلام فیض التیام سنا کرتا تھا کافرون نے اوسکو ملامت کی اور کہا کیا تو نے آبا اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے اوسنے کہا کہ مین خدا کے عذاب سے ڈرتا ہون ایک نے اومین سے کہا کہ اگر تو اسقدر مجھکو روپیہ دیدے تو مین تیرا عذاب جو قیامت کو تجھپر نازل ہوگا اوٹھالونگا چنانچہ ولید نے اس شرط پر کچھہ روپیہ بھی اوسکو دیدیا اسکی تردید مین یہہ آیت نازل ہوی کہ قیامت کو کوئی کیسکا عذاب نہ اوٹھا سکیگا سب اپنا اپنا بوجھہ اوٹھاوینگے- اور دوسری آیتون کا صرف یہی مطلب ہی کہ قیامت مین کافرون کو علاوہ اپنے عذاب کے اون لوگون کا بھی عذاب اوٹھانا پڑیگا کہ جنکو بہکا کر قبولیت دین اسلام سے باز رکھتے ہین پس پہلی آیت کا علحدہ مطلب ہے اور دوسری آیات جدا مراد رکھتے ہین اسلئے اعتراض بالکل باطل ہے-

اختلاف تو اسکو کہتے ہین کہ انجیل مرقس کے باب ۱۶ کے آغاز مین بعد دفن ہونے مسیح کے مریم مجدلیہ وغیرہ کا اون کے قبر پر دوسرے دن اتوار سورج نکلنے پر لکھا ہے لیکن انجیل

سی کے باب ۲۰ کی آیت مین یون لکھا ہے کہ پیہ
پیدا ہونے لگی تہی جب مریم وغیرہ قبر پر آئین اور انجیل یوحنا
کے باب ۲۰ آیت ۱ مین لکھا ہے کہ ہنوز اندہیرا باقی
تہا جب مریم وغیرہ آئین۔

(۱۷) اختلاف اعراف مین ہے۔ فوسوس لہما الشیطان
لیبدی لہما ما وری عنہما سواتہما آدم اور حوا کو دلمین شیطان نے
وسوسہ ڈالا کہ اونکو ننگا کرے۔ پھر کہا فاذلہما الشیطان
عنہما فاخرجہما مما کانا فیہ بہکایا اون کو شیطان نے
پس نکلوادیا بہشت سے۔ ظاہر ہے کہ شیطان کی
مراد یہہ تہی کہ کسیطرح اون کو بہشت سے نکلوادی یہ
غرض نہ تہی کہ اون کو ننگا کرے اس لئے ایک آیت اینمین
باطل ہے **جواب** بیشک شیطان کی غرض ننگا کرنیکی
نہ تہی آپنے ناحق کج فہمی سے سمجہہ لیا ہے کہ اوسکی غرض
ننگا کرنے کی تہی چنانچہ معالم و بیضاوی مین کہ (لیبدی)
کا لام عاقبت کا ہے یعنی وسوسہ شیطان سے عاقبت الامر
اور انجام کار اونکا یہہ حال ہو پس معنی آیت کی اسطرح
پر ہین۔ وسوسہ دیا اون دونون کو شیطان نے تو کہ
انجام کار ظاہر کردیوے واسطے اون کے جو کچہہ چہپایا
گیا تہا اوسنے شرمگاہون اونکی سے۔ اور ایسا محاورہ
قران شریف مین اکثر جگہہ ہے چنانچہ سورہ قصص مین ہے
فالتقطہ آل فرعون لیکون لہم عدوا وحزنا پس اوٹہا
لیا موسی کو فرعون کے لوگون نے تو کہ آخرکار ہووے واسطے
اون کے دشمن اور غم۔ دیکہو فرعون کے لوگون نے
حضرت موسی کو اس لئے دریا مین نہین اوچہایا تہا کہ
وہ اون کے لئے دشمن ہو مگر اس لئے کہ وہ اسکی پرورش
کرین پس لیکون کہ لام عاقبت کا ہے یعنی آخرکار
ہو موسی واسطے اون کے دشمن اور غم چنانچہ ایسا ہی
ہوا کہ حضرت موسی بعد مظہر رسالت کو فرعون کے
لئے دشمن ہوی۔ پس یہہ اعتراض واہیات ہے۔

(۱۸) اختلاف انفال مین ہے۔ ماکان اللہ لیعذبہم
وانت فیہم۔ ای محمد تیرے ہوتے خدا تعالی کبہی اون کو
دکہہ اور عذاب نہ دیگا۔ پھر کہا وما لہم ان لا یعذبہم اللہ
اور خدا کیون نہ اونکو عذاب کریگا پس ایک آیت جہوٹی
ہے **جواب** پہلی آیت کا ترجمہ ہی آپنے بالکل
خراب اور غلط کیا ہے کیونکہ اوس کے ماقبل کی آیات
کا آپنے کچہہ لحاظ نہین کیا پس واضح ہو کہ پہلی آیت
حالات ماضیہ پر دلالت کرتی ہے اور دوسری امور حال پر
معنی اسکی یون ہین ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم
اور نہین تہا اللہ کہ عذاب کرتا اون کو اور تو بیچ اون کے
تہا یعنے جب اونہون نے کہا تہا کہ ای محمد ہمپر عذاب
لے آ تو اسواسطے اون پر عذاب نازل نہین ہوا تہا کہ تو
اینمین تہا کیونکہ سنت الہی اسطرح پر جاری ہوی ہے کہ پیغمبر
کے امت پر عذاب نازل نہین ہوتا خصوصا آپ جو
رحمۃ للعالمین ہو۔ اور دوسری آیت کے یہہ معنی ہین
وما لہم الا یعذبہم اللہ اور کیا ہے واسطے اون کے یہہ
کہ نہ عذاب کرے اونکو اللہ یعنے ضرور ہے جو ہی محمد آپ

اوسنے سکو مدینہ مین چلے آنے پر تو کونسا مرتبہ کا
باقی رہگیا ہے جو اون کو خطاب نہ کیا جاوے کہ نبی تو اوسکو
ومسیح القرآن پس ان آیات کا جلیحدہ جلیحدہ مطلب
ہے اس لئے اعتراض کرنا دیانت سے بعید ہے۔
اختلاف تو اسکو کہتے ہین کہ انجیل متی کی باب ۱ کی
آیت ۱۶ مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو یریحو سے نکلتے
ایک اندھا ملا اور اسکو حضرت موصوف نے شفا بخشی
اور انجیل متی کے باب ۲۰ کی آیت ۲۹ مین دو اندھون
کا ملنا اور شفا پانا لکھا ہے۔
(۱۹) اختلاف یونس مین ہے۔ ثم نقول للذین اشرکوا
پھر ہم مشرکون سے کہینگے۔ پھر کہا لا یکلمہم اللہ یوم
القیامۃ خدا قیامت کے دن اون سے کلام نکریگا۔
**جواب** پہلی آیت کا یہہ مطلب ہے کہ جزا اور تولید
کے طور پر خدا تعالیٰ مشرکون سے کہیگا۔ اور دوسری
کی یہہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ رحمت سے اون کے ساتھ
کلام نہین کریگا تفسیرون مین ایسا ہی لکھا ہے اس لئے
اعتراض واہیات ہے۔
(۲۰) اختلاف ہود مین ہے۔ وکلا نقص علیک من
انباء الرسل ہر ایک رسول کی ہم تجھے خبر دیتے ہین۔
پھر کہا ورسلا قد قصصناہم علیک من قبل ورسلا
لم نقصصہم علیک یعنے رسولون کی ہمنے تجھے خبر دی
اور بعضون کی نہین دی پس پہلی آیت غلط اور
جھوٹی ہے کیونکہ اوسمین لکھا تھا کہ مینے تمام رسولون

کی خبر تجھے دی ہے **جواب** اگر کوئی بیدین مسلمان
مارے اپنی غرض کے لئے کلام الٰہی کے معنے بدلدے
تو اسکے کسی طرح کا اعتراض اوس کلام پر عاید نہین
ہو سکتا پس ایسا ہی حال معترض صاحب کا ہے کہ
اونھون نے دیدہ و دانستہ اپنی غرض کے لئے پہلی
آیت کے معنے بدلائے کیونکہ اوس کے معنے وہ نہین
ہین جو اونھنے لکھے ہین بلکہ یہہ ہین کلا نقص علیک من
انباء الرسل ہر ایک چیز کو بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے
خبر دن پیغمبرون کی سے ہکذا فی التفاسیر المتداولۃ
پس ان آیات کا جدا جدا مضمون ہے اس لئے اعتراض
کرنا ملحدون کا کام ہے۔
(۲۱) اختلاف بنی اسرائیل مین ہے۔ امرنا مترفیہا
ففسقوا فیہا یعنے وہان کے امیرون کو ہمنے حکم دیا بدی
کرینگا پس اونھون نے بدی کی۔ پھر لکھا ہے ان اللہ
لا یامر بالفحشاء خدا بری بات کرنیکو کبھی حکم نہین دیتا
کرتا **جواب** متعصبون اور ملحدون کا ہمیشہ سے
یہی وتیرہ ہے کہ کلام الٰہی کے معنے بدلکر خوب دل کھولکر
ہنسے اور ٹھٹھا کرتے ہین اگر معترض نے دیدہ و دانستہ اپنی
غرض کے موافق معنے بدلکر کلام الٰہی کو جھٹلانا چاہا تو
کونسی نئی بات کی خیر اگرچہ جاہل لوگ ایسی چالاکیون سے
دھوکہ مین آجاتے ہین مگر ذی علم اور منصف مزاج بے
دینون کی گہرائت اور اصلی مضمون مین جلد تر فرق معلوم
کر لیتے ہین۔ پس واضح رہے کہ آیت مذکور کے معنے

یہہ ہین لفظ مترفیہا ففسقوا فیہا حکم کرتے ہین ہم دولتمندون
اوس شہر کو پھر نکالیں پس نافرمانی کرتے ہین بیچ
اوسکے - جیسا کہ جلالین و مدارک مین لکھا ہے - یا یہہ
کہ امر نا بمعنی اکثر نا ہے - یعنے زیادہ کرتے ہین ہم دولتمندون
اوس شہر کو پس نافرمانی کرتے ہین بیچ اوسکے جیسا کہ
معالم اور حسینی مین ہے -

(۲۲) اختلاف کہف مین ہے - الا ابلیس کان من الجن
یعنے شیطان جنون مین سے تھا - پھر سورہ بقر مین ہے -
اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس یعنے ہمنے
فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے کیا مگر
شیطان نے سجدہ نکیا - دیکھو پہلی آیت سے ظاہر ہے
کہ شیطان جن ہے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ
وہ فرشتہ ہی اگر کہو کہ یہہ استثناء متصل نہین ہے تو
اقرار کرو کہ یہہ آیت غیر فصیح ہے کیونکہ استثناء منقطع
غیر فصیح لوگ بولا کرتے ہین **جواب** بیشک شیطان
اول فرشتہ تھا مگر بسبب بیفرمانی جناب باریتعالی کے
جن ہوگیا چنانچہ مدارک مین لکھا ہے کہ پہلی آیت مین
(کان) بمعنی صار ہے یعنی شیطان ہوگیا قسم جن سے
جیسا کہ کلام الہی مین دوسری جگہہ حضرت نوح کے بیٹے
کے حق مین لکھا ہے - فکان من المغرقین یعنے ہوگیا
ڈوبنے والون سے اسلئے اعتراض بالکل باطل ہے -
یا یہہ کہ شیطان من حیث الاصل جن تھا اور من حیث
النوع فرشتہ تھا جیسا کہ بیضاوی مین لکھا ہے یا یہہ کہ
استثناء منقطع ہے اور یہہ جو کہا کہ استثناء منقطع
غیر فصیح لوگ بولا کرتے ہین یہہ بھی سراسر سہو ہے کیونکہ
دیوان حماسہ جو ایام جاہلیت کا دیوان ہے اور متقدمین
و متاخرین کے نزدیک فصاحت و بلاغت مین بے نظیر
ہے اوسمین یہہ وہ شعر مندرجہ ذیل لکھے ہین حالانکہ نہین
مستثنی مستثنی منہ مین نہ حقیقتاً اور نہ مجازاً داخل ہے
والحرب لا یبقی لجاحمہا التخیل والمراح ✦ الا الفتی الصبار
فی النجدات والفرس الوقاح ✦ لا یغنی الرماح مکانہا ✦
ولا النبل الا المشرفی المصمم ✦

(۲۳) اختلاف اسی مین ہے - فلا نقیم لہم یوم القیامۃ
وزنا - قیامت کے دن اون کافرون کے لئے وزن
قایم نہونگا - پھر سورہ قارعہ مین لکھا ہے - واما من خفت
موازینہ فامہ ہاویہ - جسکے وزن کم ہون گے اوسکی جگہہ
دوزخ ہوگی - دیکھو ابھی کہا تھا کہ ہم میزان قایم نہ کرینگے
ابھی کہتے ہین کہ میزان قایم ہوگی **جواب** ساری
آیت کو بیان نہ کرنا اور حسب غرض اپنی معنی گھڑ لینا
آپ ہی کا کام ہے کیونکہ پہلی آیت یعنے فحبطت اعمالہم
فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا یعنے وزن کو معنی قدر اور
اعتبار کے ہین نہ ترازو کے جیسا کہ معالم - مدارک -
جلالین وغیرہ مین لکھا ہے پس معنی یہہ ہوی کہ کہوئے
گئے عمل اونکے پس نہ ٹہرائینگے ہم واسطے اون کے کچھہ قدر
اور اعتبار - پس ان آیات کا جدا جدا مطلب ہے اس لئے
اعتراض بالکل واہیات ہے -